

الْحَقِيقَةُ وَالْوَاقِعَةُ

Checked
1957

الحمد لله الذي جعل في رسالته مناجاة المفسر في موسوم به

حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ



بجواب فرقة محدثين قاديان

مَطْبَعُ فَخْرِ زَاوِيَةِ مَبِينٍ طَبَعَهُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

درینو لاقا دیانی گروہ کی ایک کتاب (جسکا نام مضمون "برعکس ہند نام زنگی کافور" انوار اللہ رکھیا ہے۔ اور وہ حال ہی میں بطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد دکن طبع ہو کر شائع ہوئی ہے) دیکھی گئی افسوس کہ اوس کے بیجا مولف نے عالیجناب مولانا مولوی الحاج الحافظ محمد انوار اللہ خان صاحب مدظلہ عرم فیضہ اوستاد حضرت بندگان عالی متعالی کے نسبت بہت کچھ گستاخانہ کلمات لکھے ہیں مگر ظاہر ہے کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک میں ملانا ہے۔ اوس کی کتاب کے ضمیمہ میں مولف نے حضرت مولانا مولوی الحافظ الحاج الراغب الفارسی سید شاہ محمد عمر صاحب قادری دام برکاتہ کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا ہے کہ (جس طرح اربعین میں آپ کو حضرت اقدس نے مبارک کے لئے بلایا ہے کیا آپ نے اوسکو منظور کر لیا ہے یا میں شائین اور ہر ادھر کی گونہز اس بلا کو اپنے سر سے ٹالا ہوگا۔ آپ نے خطا رجسٹری میں کیا لکھا تھا ذرہ چھپوائے اور سکا ہم بھی تو سنیں انجمن) اس عبارت کے دیکھنے سے بہت سخت تعجب ہوا کیونکہ چند ہی سال ہوئے کہ قادیانوں کی درخواست مطبوعہ ۲۷ جون ۱۹۵۷ء جو منجانب مولوی محمد علی صاحب ایم ای ایل ایل بی سکریٹری مجلس قادیانی اور نیراؤن کے شرکار و بڑھ سوا شخص کے نام سے شائع ہوئی تھی اور اوس میں انہوں نے جمیع علماء و مشائخین ہندو دکن کو مخاطب کر کے ایک خاص امر (ازالہ مرض) کو تائید آسمانی قرار دیکر اوس کے مقابلہ کے لئے بلایا تھا۔ اوسکا کافی جواب منجانب

اسکو انصافاً نہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ضرور نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ جس گروہ کا مقبوع جواب و
 سبابلہ سے عاجز رہا ہو۔ اس کے اتباع اگر کچھ لکھیں یا شائع کریں تو کب اس قابل میں کہ ادب کا
 بھر کچھ جواب لکھا جائے یا دس طرف توجہ کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ قادیانیوں کی تحریرات
 پر سرگز توجہ نہ کریں اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیں جسکے لئے یہی چاہئے کہ طریقہ
 مسنونہ کی پیروی سلف صالحین کی اقتداء سے اختیار کریں اور علماء اہل سنت کی صحبت اور
 ادنیٰ کے مؤلف و مصنف کتب سے فائدہ لیں۔ ان کے سوا دوسرے فرقہ محمدؐ ضالہ کی صحبت
 سے پرہیز رکھیں۔ قیامت کے ہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام میں فساد برپا کریں
 اور نئی نئی باتیں کہنے والے ہوں گے احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے اور وہ وہی لوگ
 ہیں جو نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی ایسی تاویلات کرتے ہیں جو مخالف اقوال علماء کرام اور
 ائمہ عظام ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ نَاسَنَا سَوَاءَ الصِّرَاطِ وَاجْعَلْ لَنَا التَّوْفِیْقَ خَيْرَ رَفِیْقٍ لِّیْزِ
 بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

خاکسار

سید عبدالحبیب قادری کانٹہ

حَامِلًا وَمُصَلِّيًا وَمَسْلًا

الجواد

خدمت مولوی محمد علی صاحب ایم آی ایل ایل بی سکرٹری مجلس جوبہ شرکاء مجلس مقتدین مسیح قادیانے

بیت

فردا کہ پیشگاہ حقیقت شود پدید شرمندہ رہ رہ دیکھ عمل بر مجاز کرد
ہمنے آپ لوگوں کی درخواست مورخہ ۲۷ جون ۱۳۵۷ء دیکھی جو بوجہ ذیل بالکل مخدوش
اور غیر قابل االفاظات ہے۔

(۱) درخواست مذکور کے صفحہ ۳ میں حق جوئی کے ذریعے تین مرتبہ ~~خدا کی کائنات~~ خدا کا عقل
خدا داد عقل۔ تاہم آسانی میں جو مختصر کئے گئے ہیں۔ یہ انحصار غیر مسلم ہے۔ کیا وجہ ہو کہ عبادت
نبویہ اور اجراع امت جو منجملہ ارکان علوم دین میں حق جوئی کے اصول سے ملحدہ سمجھو جائیں۔
(۲) یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ خدا داد عقل کے نام سے اور وہ حق جوئی کا ذریعہ کس طرح
بن سکتی ہے کیونکہ پہلے تو آپ نے اسکو احتیاق حق کا ذریعہ ٹھہرایا۔ اور پھر اپنے ثبوت و ثبوت
کے لئے غیر ضروری سمجھا۔ دیکھو صفحہ درخواست (۳ و ۵)

صفحہ ۳ میں یہ ہے (یہ اگر کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ سنت اللہ کے روافی حق جوئی کے تین ذریعے ہیں خدا کی کائنات
خدا داد عقل اور خدا کی آسانی تاہم میں بعد ذکر طریق اول کے نوں لکھا ہوا ہے کہ بعد دہ سطر طریق احتیاق حق
اور ابطال باطل کا عقل استدلال ہے سو اس کے ذکر کی کچھ بھی ضرورت نہیں ۱۲۴)

(۳) ذرا بیخ گوش سے آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں صرف ایک ہی طریقہ (تائید آسمانی) کو اختیار کیا ہے جسکی وجہ ایسی بتائی گئی ہے کہ اول تو اوس سے صریح مصادرہ علیہ المطلوب لازم آتا ہے۔ بھلا جو لوگ کہ قادیانی صاحب کے مسیح ہونے کے ہی سرے سے منکر ہوں اوسکے رد و رد آپ کا یہ کہنا کہ وہ مسیح حکم ہیں بالکل ہون آش در کا سہ کا مضمون ہے۔ جس کو کوئی ادنیٰ سمجھ والا بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اور پھر حکم کے ایسے منے کئے گئے کہ قرآن و حدیث سے بالکل جھٹی لگتی۔ کیونکہ آپ کے رد و رد قرآن و حدیث کی جو دلیل پیش کی جائے اوسکو لا محالہ آپ لوگ اپنے پیشرو کی بے اصل تاویل سے ماقول ٹھرا میں گئے۔ یا حدیث موضوع قرار دین گئے۔ جیسا کہ درخواست کے صفحہ (۴۵) سے ہوتا ہے پس صفحہ ۶ میں آپ کا یہ قول کہ (نقلی طور پر آپ لوگ مغلوب چلے گئے ہیں محض لغو ہے۔

(۴) آپ لوگوں کا تائید آسمانی کو صرف ایک ہی مصداق (ازالہ مرض) کے ساتھ خاص کرنا جیسا کہ صفحہ ۶ میں مرقوم ہے کہ (چند بیمار مصیبت زدہ باتفاق فریقین منتخب ہو کر بطور قریب و غایت اور اون کو اس طرح تقسیم کر لیں کہ نصف اون میں سے ہمارے امام الوقت کے حصے میں آوین اور نصف اون میں سے آپ لوگوں کے حصے میں آوین اور اسی جلسہ میں فریقین دعا کریں کہ

صفحہ ۴۵ میں یہ عبارت ہے۔ (غرض ہم نے اپنے نزدیک سے خوب سمجھ لیا ہے کہ نصوح قرآنہ و حدیث کے رد سے جعفر ہمارے امام کا دوسرے علماء سے اختلاف ہے اس اختلاف میں اول تو تمام قرآن اور کافی حد احادیث کا ہمارے امام کے ساتھ پھر اگر بعض احادیث جو دراصل قرآن کے مضمون سے بھی مخالف ہیں کوئی اور باتیں بیان کرتے ہوں تو اونکی سب سے بالکل بڑھا نہیں کرتی چاہئے کیونکہ اس حکم کا یہ حق ہے کہ اوس علم کے ساتھ جو خدا سے اوسے پایا ہے ایسی حدیثوں کو رد کرے اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہوں) اور صفحہ ذکر کے خاتمہ میں یہ نوٹ دی گئی ہے (ہمارے امام کو جہدی ہونیکا دعویٰ ہے جیسا کہ مسیح ہونے کا دعویٰ ہے مگر اون کا یہ دعوے نہیں کہ میں فاطمی جہدی ہوں جو جہاد کرنے والا ہے بلکہ وہ ان تمام حدیثوں کو مجروح اور موضوع سمجھتے ہیں جو حکومت طلب لوگوں کے لئے حکم ہوں کہ جہاد دوسرے زمانوں میں بنائی گئیں ان اون کو اوس عظیم الشان جہدی ہونیکا دعویٰ ہی جو مسیح موعود بھی ہے۔)

یا الہی ان دونوں گردہوں میں سے جو سچا گروہ ہے اسکی دعا کی قبولیت ظاہر فرما اور اس کو غالب کر۔ اس دعا کے بعد اگر کسی فریق کے حصہ کے مصیبت زدہ جلد یا دیر سے سب کے سب ان مصیبتوں سے رہائی پا جائیں یا اکثر رہائی پائیں تو وہی فریق صادق سمجھا جائے گا (اول تو یہ ایک بے دلیل بات ہے۔ اور پھر علی فرض التسليم جو صورت کہ خاص کی گئی ہے وہ بقول آپ ہی کے پیشرو کے تائید آسانی نہیں بن سکتی بلکہ ایک سمیرزم کا عمل ہے جسکو خود آپ کے پیشرو مکروہ و قابل نفرت سمجھتے ہیں۔ گو اس فعل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طرف منسوب بھی کیا ہے لیکن اپنے روحانی طریق پسند ہونے سے ایسے اعمال کا کارہ لکھا ہے چنانچہ ازالہ الاوبام کے حاشیہ صفحہ (۶۵) میں مرقوم ہے (عل الترب میں جسکو زمانہ حال میں سمیرزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈالکر اور ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جاد پر جو بالکل بجان ہے ڈال سکتی ہے تب جاد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔ راقم سالانہ ذائے اس علم کے بعض مشق کرنیوالوں کو دیکھا جو ادھون تے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھ کر ایسا اپنی حیوانی روح سے اسے گرم کیا کہ اس نے چار پائیوں کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اوپر سوار ہوئے اور اسکی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرند بنا کر اسکو پرواز کراتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ بعد نہیں۔ کیونکہ کچھ اندازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کیا شک انتہا ہے۔ اور جبکہ سمیرزم دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعے سے ایک جاد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانوروں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اوس میں پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے) اور اسی کے حاشیہ صفحہ (۶) میں ہے (اس جگہ یہ بھی جانتا چاہئے کہ سب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جاد میں ڈالنا درحقیقت

یہ سب عل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امارت کرتے رہے ہیں۔ اور مغلوب و برص مدقوق وغیرہ اور انکی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کی معلومات وسیع ہیں وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں کہ بعض فقرائے نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان مشقوں کی طرف بہت توجہ کی تھی۔ اور بعض ان میں یہاں تک مشاقی گذرے ہیں کہ صد یا بارون کو اپنے سین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے۔ اور محی الدین بن عربی صاحب کو بھی اس میں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاطین ایسے علون سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بتانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغولوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت سچ بن مریم باذن و حکم الہی۔ القیسؑ بنی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو القیسؑ کے درجہ کامل سے کم رہے ہوں تھے۔ اور اسی کے حاشیہ صفحہ (۹) میں ہے (مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نایبوں میں حضرت ابن مریمؑ سے کم نہ رہتا) اور اسی کے صفحہ (۱۰) میں ہے (واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع و دفع کرنے کے لئے اپنے دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنے اول و روحانی تائیدوں میں جو مدد پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی بہت ضعیف اور نکلے ہو جاتا ہے اور مرتنویہ باطن اور ترکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے

لے ناظرین ان احوال سے بدینہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کس قدر بیجا کا نہ اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ اسلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کی شان میں گستاخانہ کلمات ہیں جو حد تک پہنچاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذہ الشقاق و مصل

تحت بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے) اور اسی کے صفحہ (۲۲) میں ہے (غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور شرکاء خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اداؤں میں بھونک مار کر اور غصین سچ سچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ بہین بلکہ صرف علی الترتیب تھا جو روحانی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا) غرض یہ کہ از الہ مرض جبکہ خود تمھارے پیشرو کے قول سے لایق اعتبار نہ رہا بلکہ ایک مسمریزمی عمل قرار پایا جس کے عامل صد اُس زمانہ میں بھی موجود ہیں اور جس میں اس قدر اثر ہے کہ جمادات تک بھی متحرک ہوتے ہیں تو پھر کس طرح تائید آسمانی قرار پاسکتا اور تمھارے ثبوت مدعی کا مدار بن سکتا۔ سخت حیرت کا مقام ہے کہ جس چیز سے آپ کے پیشرو متنفذ ہوں اوسیکو آپ لوگ تائید آسمانی قرار دیں۔ مزید برآں اس متقابلہ تائید آسمانی میں آپ نے شرط اول یعنی صفحہ (۶) کی یہ عبارت (رہائی پانے والا کا نام بذریعہ الہام پہلے سے ظاہر کیا جائے) جو لگائی ہے وہ بھی آپ کے پیشرو کے قول سے لایق اعتبار نہیں ہے۔ دیکھو از الہ اداؤں صفحہ (۲۱۱ و ۲۱۲) جسکی یہ عبارت ہے۔ (اس جگہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا۔ جو وحی کشف یا خواب کے ذریعہ سے کسی نبی کو ہودے اوسکی تعبیر کرنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے) اور یہ عبارت (اس حدیث میں بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا کہ کشفی امور کی تعبیر میں انبیاء سے بھی غلطی ہو سکتی ہے) اور اسی کے صفحہ (۶۳ و ۶۴) میں ہے (اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو یہ چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ بھجوا گیا ہو پورا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔) اور صفحہ (۶۹ و ۷۰) میں ہے (جس قدر دنیا میں ایسے نبی یا ایسے رسول آئے جسکی نسبت پہلی کتابوں میں پیشگوئیوں موجود تھیں انھیں سخت منکر اور اشتد دشمن وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو پیشگوئیوں کے الفاظ کو ادنیٰ ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے۔) اور حاشیہ صفحہ (۶۳) سے (۷۱) تک یہ لکھا ہے جسکا مختص یہ ہے

(اب یہ جانتا چاہئے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ
 حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اتریں گے۔ پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ
 کی تفسیر میں میرے پر بنجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے
 جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں
 جن کے دلوں میں اللہ و رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الہی کی کچھ عظمت نہیں جنہوں نے
 اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور اپنے نفس آثارہ کے حکموں کے ایسے
 مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے۔ اور آخرت پر
 ایمان نہیں رکھتے اور خدا و تعالیٰ کا موجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک عجیبہ مسئلہ ہے جو انھیں
 سمجھ میں نہیں آتا) الی ان قال (اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجاہد ظاہر
 فرمادیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد ہاں
 ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے
 کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالفتح انزلناہ وبالفتح نزل وکان وعدہ اللہ مغفولا۔ یعنی ہنسنے اور سکو
 قادیان کے قریب آتا ہے۔ اور سچائی کے ساتھ آتا اور سچائی کے ساتھ اُترا۔ اور ایک دن
 وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔ گویا یہ فقرہ اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا
 کیا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطریق
 شرقی عند المنارۃ البیضاء۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونت جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے ہارہ کی
 یاس۔ اور صفحہ (۷۶) کے حاشیہ میں ہے (پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علما نے میرے
 گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چلے میں۔ میری پرستش کی جگہ میں انکے پیارے
 اور محبوبان رکھی ہوئی ہیں۔ اور جو بیوں کی طرح میری نسی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔ تو ان
 وہ جھوٹی بیابان ہیں جسکو ہندوستان میں سکوریان کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں

زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل میں جو دنیل سے بھرسے ہوئے ہیں۔ (الفرض جبکہ بقول تمہارے
پیشرو کے خود انبیاء کے پیشگویان لایق تاویل نہیں چنانچہ دمشق قادیان قرار پایا وغیرہ وغیرہ اور
اون پیش گو یوں میں غلطی بھی ممکن ہوئی۔ بالخصوص خود تمہارے پیشرو کے اہامات تاویلات
سے پرہیز جن میں سے شے نمونہ بنے تھوڑے سے اہامات اور نقل کئے تو پھر اہام یا اخبار
بالغیب کا کیونکر اعتبار کیا جائے۔ اور ایسی بے اعتبار چیز پر کس طرح اتنے بڑے دعوے کا
بیوث موقوف رکھا جائے۔ اور بصورت تسلیم بروقت مقابلہ ہر شخص اپنے اہام سے
ریائی پائے والے مریضوں کی یقین نام بنام جو کر گیا تو بقول تمہارے پیشرو کے اوس میں
تاویل کو گنجائش رہے گی پس ممکن ہے کہ بعد اچھے ہونے مریضوں کے اگر کچھ اوس یقین
میں غلطی ظاہر ہو تو وہ شخص تاویل سے اوسکی توفیق و تطبیق کر دے جس میں بڑی وسعت و
مشترائی پائے والے مریض کا نام جو بذریعہ اہام عبدالحکم بتلایا جائے۔ اور بجائے اوس کے
عبدالحکم اچھا ہو۔ یا یہ کہ غلام احمد بتلایا جائے اور وہ ہلاک ہو کر بجائے اوس کے غلام محمد اچھا
ہو دے تو اس میں سب قاعدہ آپ کے پیشرو کے تاویل کو بڑی گنجائش یعنی بھانا ترکیب
اضافی وغیرہ تطبیق کا عمدہ موقع ہے بخلاف دمشق قادیان وغیرہ وغیرہ کے کہ بالکل مستحکم
معدوم ہے۔ مگر یہ کہ صفحہ (۷) ازالہ الامام میں آپ کے پیشرو کہتے ہیں (اس سے زیادہ
قابل افسوس یہ ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گو یان غلط ٹھکین اوس قدر صحیح نکل نیکیں)
پس ضرور ہوا کہ مثل مسیح کی پیش گو یان بھی اکثر غلط ٹھکین کہ مماثلت اسی کے مقتضی ہے۔
(۵) درخواست کے صفحہ (۷) کے حاشیہ میں اس مقابلہ تا ئید آسانی کے لئے آپ لوگوں کا
یہ قید لگانا کہ (سب مکر مقابلہ کریں۔ متفرق طور پر ہر ایک سے مقابلہ نہیں ہو گا۔) اور صفحہ (۸)
میں یہ شرط لگانا کہ (اور آپ لوگوں کی طرف سے میان نذیر حسین دہلوی اور مولوی محمد حسین
پٹاوی۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی۔ اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور دوسرے

وہ تمام نامی علماء بھی حاضر ہوں جنہوں نے فتوے تکفیر پر مجھ پر لکھائیں یہ اب تکفیراً مکذبت ہیں
 اوس سے آپ کے پیشرو کے اوس اشتہار کی تکذیب ہوتی جاتی ہے جس کو اودھون نے
 حصہ اول ازاتہ الاوام کے ساتھ چپان کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے (اگر آپ لوگ مل جلکر یا
 ایک ایک آپ میں سے ادن آسمانی نشانیوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں جو اولیاء الرحمن کے
 لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ تمہیں شرمندہ کریگا اور تمہارے پردوں کو بھار دیگا) اب
 یہ معلوم کہ آپ کا کلام سچا ہے یا آپ کے پیشرو کا۔ کیا عجیب ہے کہ جسطرح آپ کے پیشرو قرآن و
 حدیث کے نصوص کو تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔ اوسید طرح آپ لوگ جو ادن کے اتباع میں خود
 ادن کے اقوال کو رد و بدل کر سکتے ہوں۔ پھر تو بحث کی ضرورت ہی کیا ہے کہ ہر خبر کے محدثات
 پر ایسا ہی قبضہ ہے معاذ اللہ منھا علاوہ یہ کہ یہ قیود صاف کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو حقیقت
 ظاہر کرنا منظور نہیں ہے۔ کیونکہ آپ جیسے چند صاحبوں کے سوا جتنے ہیں وہ سب مکذب ہیں
 سیراتنے لوگوں کی ایک جاسے فراہمی خصوص مختلف المذاہب فرقے مثلاً مقلد و غیر مقلد و غیر تم
 کا اتفاق محض دشوار ہے۔ داعی خیر و طالب حق کے لئے تو ان قیود کی کوئی ضرورت نہیں
 ہے۔ ہر شخص کی تسکین کر دینا گو منفرد اہی آوے اوس کے ذمہ واجب و لازم ہے۔

الحاکِصِلُ

آپ نے جس صورت کو تائید آسمانی قرار دیا تھا وہ تو بشر و ملا خود آپ کے پیشرو کے اقوال سے
 غیر معتبر کھلی و غلط شہری جس پر آپ کی درخواست بلکہ دعوے کی ترکی تمام ہو گئی۔ کیونکہ آپ نے
 ثبوت دعوے میں صرف تائید آسمانی ہی کو اپنا مدار بنایا تھا۔ اور اوس کے لئے ایک صورت
 عاص میں کی تھی۔ فَجَاءَ النَّحْيُ وَذُهِقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوْقًا۔ اب لیجئے ہماری بھی سنئے
 اور اظہار حق کے لئے اگر تائید آسمانی اور یہ کہ خدا کس کے ساتھ ہے اور اہل کما مقدس ہاتھ

اور کون پس بازو جاتا ہے۔ یہ ہے امر بانی یہ ہے امید آسانی کہ چھوٹوں و بزرگوں کا موقع ہی باقی
 ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاَرْدُقْنَا اَقْبَاكُمُہُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَاَرْدُقْنَا اَحْبَابَہُ
 آمین و السلام علی من اتبع الدین وعلیہ السلام علی سیدنا محمد وعلیہ وعلیہ
 اجمعین ۵ اس کے جواب کا انتظار سلج جادی الثانی ۱۳۱۸ تک کیا جائے گا در صورت
 سکوت آپ کا اور آپ کے پیروں کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوے میں کاذب ہونا مسلم ہوگا۔

الراستم

سید عبد الجبار قادری مقیم مجلس اہل سنت و جماعت حیدر آباد دکن ساکن محلہ قاضی پورہ قریب یوپی
 عبداللہ بن علی جعفر مروجہ بکجان جناب مولانا و مرشد مولوی حافظ حاجی غلام قاسم شیعہ توحید حق قادری فیض
 شکر مجلس کے اسماء گرامی جنکی طرف سے میں مقیم ہوں مفضلہ بروقت طبع درج ہونگے۔
 مرقوم ۱۶ ریح الثانی ۱۳۱۸ م ۱۳ اگست ۱۳۱۸ء۔ روز و شنبہ۔

دستخط

سید عبد الجبار قادری



نشان شاہ	* اسماء گرامی	سکونت	نشان شاہ	اسماء گرامی	سکونت
۱	جناب مولوی حافظ شیعہ توحید حق قادری	قاضی پورہ	۸	جناب مولوی سید شاہ یحییٰ صاحب قادیان	قاضی پورہ
۲	جناب مولوی محمد عارف صاحب مقیم مجلس اہل سنت	لالہ دروازہ	۹	جناب مولوی سید شاہ محمد باقر صاحب قادیان	ایٹھا
۳	جناب مولوی شاہ ابی حسن خان شیعہ توحید حق قادری	سرخ پشیمانی	۱۰	جناب مولوی حافظ شیعہ توحید حق قادری	مازار نور اللہ امر
۴	جناب مولوی شاہ صلاح الدین صاحب شطارہ	دیر پورہ	۱۱	جناب مولوی شیعہ غلام غوث صاحب قادیان	سکندر آباد
۵	جناب مولوی حافظ شیعہ غلام غوث صاحب قادیان	ایٹھا	۱۲	جناب مولوی شیعہ امجد علی صاحب قادیان	اندروں لالہ دروازہ
۶	جناب مولوی حافظ شیعہ توحید حق قادری	ایٹھا	۱۳	جناب مولوی حکیم مکن الدین صاحب قادیان	اندروں لالہ دروازہ
۷	جناب مولوی شیعہ توحید حق قادری	قاضی پورہ	۱۴	جناب مولوی محمد شیعہ توحید حق قادری	دیر پورہ

۱۵	جناب مولوی میر احمد صاحب قادرے	۴۱	حاجی حکیم خواجہ حبیب اللہ صاحب قادری	۱۵	جناب مولوی سید عبد الباقی صاحب قادرے	۴۲	حاجی قاری محمد عبدالقادر صاحب قادری	۱۶	جناب مولوی سید عبد الباقی صاحب قادرے	۴۳	حاجی محمد رفی صاحب قادرے	۱۷	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب قادرے	۴۴	حاجی غلام محبوب صاحب قادرے	۱۸	جناب مولوی محمد یونس صاحب قادرے	۴۵	حاجی غلام حسین صاحب قادرے	۱۹	جناب مولوی محمد یونس صاحب قادرے	۴۶	محمد غوث صاحب قادرے	۲۰	جناب مولوی داکٹر محمد عبدالرحمن صاحب قادرے	۴۷	منشی عبدالقادر صاحب قادرے	۲۱	جناب مولوی علی حسین صاحب قادرے	۴۸	منشی عبدالرحمن صاحب قادرے	۲۲	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۴۹	سید محمد ابو الباقی صاحب قادرے	۲۳	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۰	حاجی بشیر صاحب قادرے	۲۴	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۱	میر عسکر علی صاحب قادرے	۲۵	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۲	سید محبوب علی صاحب قادرے	۲۶	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۳	عبد اللہ صاحب قادرے	۲۷	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۴	خواجہ محمد صاحب قادرے	۲۸	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۵	غلام محبوب صاحب قادرے	۲۹	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۶	سید احمد علی صاحب قادرے	۳۰	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۷	سید احمد علی صاحب قادرے	۳۱	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۸	کریم الدین صاحب قادرے	۳۲	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۵۹	چاچا شیخ فاضل صاحب قادرے	۳۳	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۰	غلام محبوب صاحب قادرے	۳۴	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۱	سید محمد صاحب قادرے	۳۵	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۲	حاجی شیخ فاضل صاحب قادرے	۳۶	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۳	احمد علی صاحب قادرے	۳۷	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۴	عبد الوهاب صاحب قادرے	۳۸	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۵	سید عبد اللہ صاحب قادرے	۳۹	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۶	حاجی محمد صاحب قادرے	۴۰	جناب مولوی سید حسن صاحب قادرے	۶۷	حاجی محمد صاحب قادرے
----	--------------------------------	----	--------------------------------------	----	--------------------------------------	----	-------------------------------------	----	--------------------------------------	----	--------------------------	----	--------------------------------------	----	----------------------------	----	---------------------------------	----	---------------------------	----	---------------------------------	----	---------------------	----	--------------------------------------------	----	---------------------------	----	--------------------------------	----	---------------------------	----	-------------------------------	----	--------------------------------	----	-------------------------------	----	----------------------	----	-------------------------------	----	-------------------------	----	-------------------------------	----	--------------------------	----	-------------------------------	----	---------------------	----	-------------------------------	----	-----------------------	----	-------------------------------	----	-----------------------	----	-------------------------------	----	-------------------------	----	-------------------------------	----	-------------------------	----	-------------------------------	----	-----------------------	----	-------------------------------	----	--------------------------	----	-------------------------------	----	-----------------------	----	-------------------------------	----	---------------------	----	-------------------------------	----	--------------------------	----	-------------------------------	----	---------------------	----	-------------------------------	----	-----------------------	----	-------------------------------	----	-------------------------	----	-------------------------------	----	----------------------	----	-------------------------------	----	----------------------

۶۷	سید غوث صاحب	سلطان شاهی	۹۳	حاجی علیصاحب	بازار گهاسی
۶۸	فیروز علی صاحب	گهاسی بازار	۹۴	شیخ محبوب صاحب	شیرعلی
۶۹	محمد غوث صاحب		۹۵	نقیصر عبد الله صاحب	علی آباد
۷۰	غلام نبی صاحب	چوڑی بازار	۹۶	حاجی محمد یعقوب صاحب	سلطان شاهی
۷۱	حسن علیصاحب	فتح دروازہ	۹۷	جناب محمد شعیف الدین صاحب	پیدر
۷۲	مسلم الدین صاحب	سلطان شاهی	۹۸	جناب شمس الدین صاحب مقبدر	مخپورہ
۷۳	عصیب عمر صاحب	مخپورہ	۹۹	جناب سید شاہ حیدر علیصاحب	پاکل
۷۴	عمر صاحب	"	۱۰۰	جناب بہادر علی صاحب	بیگ بازار
۷۵	جناب علی صاحب قادری	قاضی پورہ	۱۰۱	جناب محمد یوسف صاحب	لال دروازہ
۷۶	غلام نبی الدین صاحب	بیگ بازار	۱۰۲	جناب صاحب حسین صاحب	"
۷۷	غلام دستگیر صاحب	گولی پورہ	۱۰۳	جناب فتح حسین صاحب دھار کوٹہ	"
۷۸	دلجام صاحب	لال دروازہ	۱۰۴	جناب محمد حسین صاحب دھار	نظام آباد
۷۹	محمد یوسف صاحب	دبیر پورہ	۱۰۵	جناب نصیر الدین صاحب	مہ آس
۸۰	رحمان خان صاحب	چنچل کوڑہ	۱۰۶	جناب محمد حسین صاحب صدیقی	بگنی باڈی
۸۱	برہان الدین صاحب	یا کوٹ پورہ	۱۰۷	جناب کمال محمد صاحب پٹن گوتہ محل	شاہ علی بندہ
۸۲	محمد حنیف صاحب	بہر گئی	۱۰۸	جناب غلام نبی الدین صاحب	ربہ الجوش
۸۳	عبدالرحمن صاحب سوداگر	سکند آباد	۱۰۹	جناب محمد علیصاحب	شاہ علی بندہ
۸۴	حبیب الرحمن صاحب سوداگر	"	۱۱۰	جناب عبدالرحمن صاحب	"
۸۵	محمد سید صاحب	گولی کوڑہ	۱۱۱	جناب سید غوث صاحب دھار	ر
۸۶	غوث الدین صاحب دار و درختی	سلطان شاهی	۱۱۲	جناب شہاب الدین صاحب جمہار	علی آباد
۸۷	شیخ بوکر صاحب	سجہیلیانی	۱۱۳	جناب سید عباس صاحب	چنچل کوڑہ
۸۸	حاجی علی بیگی صاحب	فتح دروازہ	۱۱۴	جناب محبوب علی صاحب جمہار	پراڈی
۸۹	سہارک شاہ صاحب	سکند آباد	۱۱۵	جناب دار خان صاحب	چار بنار
۹۰	عبد الودت صاحب	"	۱۱۶	جناب عبد الغفور صاحب	پل کبہ
۹۱	احمد بیگی صاحب	"	۱۱۷	جناب شیخ صاحب	سکند آباد
۹۲	محمد سکار صاحب	شیرعلی	۱۱۸	جناب سردار خان صاحب	

۱۱۸	جناب شیخ فرید الدین صاحب	۱۴۴	جناب سید ابوالحسن صاحب	کوسه دار
۱۱۹	جناب احمد علی صاحب	۱۴۵	جناب غلام حسین صاحب	استخاره
۱۲۰	جناب عبدالقادر صاحب	۱۴۶	جناب احمد بن صاحب	برقی یا قوی
۱۲۱	جناب میر فضل علی صاحب	۱۴۷	جناب داود صاحب	چادری یا قوی
۱۲۲	جناب علی صاحب	۱۴۸	جناب محمد یعقوب صاحب	کاروان
۱۲۳	جناب غلام نبی صاحب	۱۴۹	جناب غلام رسول صاحب	چادر کمان
۱۲۴	جناب حاج بن ناصر صاحب	۱۵۰	جناب شیخ داود صاحب	دارالشفق
۱۲۵	جناب حاج محمد المومن صاحب	۱۵۱	جناب عبدالرحمن صاحب	فتح دروازه
۱۲۶	جناب محمد حیات صاحب خوشنویس	۱۵۲	جناب سید قمر الدین صاحب	گلک پشته
۱۲۷	جناب فضل علی صاحب	۱۵۳	جناب احمد بن صاحب	گلک پشته
۱۲۸	جناب کریم الدین صاحب	۱۵۴	جناب محمد رضا صاحب	گلک پشته
۱۲۹	جناب حاجی اسلم صاحب	۱۵۵	جناب شیخ سلیمان صاحب	گلک پشته
۱۳۰	جناب سید صاحب	۱۵۶	جناب یوسف صاحب	گلک پشته
۱۳۱	جناب عبدالرحیم صاحب	۱۵۷	جناب لطیف صاحب	گلک پشته
۱۳۲	جناب محمد حسن صاحب	۱۵۸	جناب محمد خواج صاحب	گلک پشته
۱۳۳	جناب شهاب الدین صاحب	۱۵۹	جناب محمد پیران صاحب	گلک پشته
۱۳۴	جناب غلام محی الدین صاحب	۱۶۰	جناب فیروزی صاحب	گلک پشته
۱۳۵	جناب محمد قاسم صاحب	۱۶۱	جناب محمد حیات علی صاحب	گلک پشته
۱۳۶	جناب فقیر عبداللہ صاحب	۱۶۲	جناب عمر نواز صاحب	گلک پشته
۱۳۷	جناب سزا جی نادر علی صاحب	۱۶۳	جناب محمد محبوب علی صاحب	گلک پشته
۱۳۸	جناب سالم بن محمد صاحب سقایی	۱۶۴	جناب لوی صاحب	گلک پشته
۱۳۹	جناب شیخ امام صاحب	۱۶۵	جناب محمد عبدالعزیز صاحب	گلک پشته
۱۴۰	جناب سید پیران صاحب	۱۶۶	جناب لوی صاحب	گلک پشته
۱۴۱	جناب سید نور صاحب جمدار	۱۶۷	جناب لوی صاحب	گلک پشته
۱۴۲	جناب محمد اسماعیل صاحب	۱۶۸	جناب لوی صاحب	گلک پشته
۱۴۳	جناب محمد بن احمد دینی	۱۶۹	جناب لوی صاحب	گلک پشته

حمت

